خطبہ جمعہ

بعنوان

آزمائش میں مومن کا کردار

سلسلۃ منبر الحکمۃ

189

بتاریخ: 19 مارچ 2020

بمطابق: ۲٤ رجب ۱٤٤۱ ھج

به اهتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّى عَلٰى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۞ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۞ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۞﴾ [البقرة: 155 - 157]

''تم ضرور تمہیں خوف وخطر، فاقہ کشی، جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے۔ ان حالات میں جو لوگ صبر کریں اور جب کوئی مصیبت پڑے تو کہیں کہ: ''ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف پلٹ کر جانا ہے'' انہیں خوش خبری دے دو۔ ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایات ہوں گی، اس کی رحمت ان پر سایہ کرے گی اور ایسے ہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

موجودہ صورتِ حال آپ سب کے سامنے ہے کہ ہر سُو کورونا وائرس کی وبا کا شور ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ یہ نہایت ضرر رساں ہے لیکن جس انداز میں اس کا خوف پھیلا ہوا ہے یہ بڑی نامناسب بات ہے۔ ویسے تو ہر ذی شعور شخص کو ہی اس سلسلے میں نہ تو کسی خوف کا شکار ہونا چاہیے اور نہ ہی لوگوں میں ہراسگی پھیلانی چاہیے لیکن مسلمانوں کو بالخصوص بے جا خوف کی کیفیت زیب نہیں دیتی۔ حیرت ہوتی ہے یہ دیکھ کر کہ رب کریم کے نہ ماننے والوں یا ایمان سے محروم لوگوں کا ایسی آفت کے خوف میں مبتلا ہونا تو سمجھ آتا ہے کہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ان کے لیے دُنیا ہی سب کچھ ہوتی ہے مگر اہلِ ایمان اور رب تعالیٰ کے ماننے والوں کا یوں بے توکلی اور بے یقینی کی کیفیت میں دِکھائی دینا بہت افسوس ناک امر ہے۔

صورتِ حال اس قدر کشیدہ ہے نہیں جتنی بنا کر دِکھائی جا رہی ہے۔ اس سے بھی بڑی بڑی وبائیں اور آفات اس دُنیا میں آئیں اور ختم ہو گئیں مگر ایسی وحشت پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ وجہ اس کی صاف ظاہر ہے کہ ہمارا ایمان کمزور ہو گیا ہے اور ہم بے توکلی کا شکار ہو کر اس وھن میں مبتلا ہو گئے ہیں جس کی تفسیر نبی کریم ﷺ نے ((حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ)) سے کی تھی۔ اگر ہمارے دِل سے زندگی کی محبت اور موت کا خوف نکل جائے تو سکون ہی سکون ہے اور بے خوفی ہی بے خوفی ہے۔

اس سلسلے میں سب سے غیر ذمہ دارانہ کردار میڈیا ادا کر رہا ہے۔ حکمت و مصلحت سے یکسر عاری یہ شعبہ شاید یہ بھول چکا ہے کہ ان کی غیر ذمہ دارانہ رپورٹنگ اور اندازِ بیان سے عوام کے قلوب و اذہان پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اگر کورونا کی خبر دینا بہت ضروری ہے تو اتنا ہی عوام کو تحمل و برداشت اور صبر و اُمید کی رغبت دِلانا بھی ضروری سمجھے۔

کورونا سے متعلق احتیاطی تدابیر اور اس بارے میں شرعی راہنمائی کے موضوع پر آج سے تین خطبے قبل ہم خطبہ جمعہ پیش کر چکے ہیں، چنانچہ اب یہ ضرورت محسوس کی کہ آج کے خطبے میں یہ بتلایا جائے کہ ایسے حالات میں مومن کا کیا کردار ہونا چاہیے؟

اپنا عقیدہ درست کیجیے:

سب سے اوّلیں اور بنیادی بات یہ ہے کہ اپنا عقیدہ درست کیجیے۔ دِل و دماغ میں یہ راسخ کر لیجیے کہ جب تک اللہ نہ چاہے کچھ نہیں ہو سکتا اور جب اللہ تعالیٰ کی چاہت ہو تو خواہ ساری دُنیا اکٹھی ہو جائے؛ اس کو ٹال نہیں سکتی۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَاعْلَمْ أَنَّ الأُمَّةَ لَوْ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یَـنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ ، وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلٰى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَیْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ))

''جان لو! اگر ساری اُمت تمہیں نفع پہنچانے پر اکٹھی ہو جائے تو نفع نہیں پہنچا سکتی مگر وہی جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے اور اگر ساری اُمت تمہیں نقصان پہنچانے پر اکٹھی ہو جائے تو تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتی، مگر اتنا ہی کہ جتنا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نصیب میں لکھ دیا ہے۔''

[صحيح] سنن الترمذی، أبواب صفة القيامة والرقائق والورع، ح: 2516

اسی طرح اپنی تقدیر پر ایمان مضبوط کیجیے۔ اچھی اور بری تقدیر پر ایمان رکھنا ارکانِ ایمان میں سے ہے۔ مومن کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ اگر اس پر کوئی مصیبت یا آزمائش آتی ہے تو وہ بھی اس کی تقدیر میں پہلے سے لکھی ہوتی ہے اور اگر اسے کوئی راحت یا مسرت ملتی ہے تو وہ بھی اس کی تقدیر میں لکھی جا چکی ہوتی ہے۔ کوئی بھی بندہ اپنی تقدیر سے بھاگ نہیں سکتا۔ جب معاملہ ایسا ہے تو پھر پریشان ہونے یا خوف زدہ ہونے کا کیا فائدہ؟

موت کا خوف دِل سے نکال پھینکیں:

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں کافروں کی یہ خصلت بیان فرمائی ہے کہ:

﴿وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ﴾ [البقرة: 96]

''آپ لوگوں میں سب سے زیادہ زندگی کے حریص ان لوگوں کو اور مشرکوں کو پائیں گے، ان کی خواہش ہوتی ہے کہ کاش! انہیں ہزار سال کی عمر مل جائے۔''

بدقسمتی کہیے یا اس اُمت کا المیہ کہیے کہ بہت سے مسلمانوں کی بھی آج یہی حالت ہو چکی ہے۔ وہ مسلمان کہ جسے موت سے قطعاً ڈرنا نہیں چاہیے تھا بلکہ اللہ سے ملاقات کی خوشی ہونی چاہیے تھی، وہ آج مادہ پرستی کا اس قدر شکار ہو چکا ہے کہ دُنیوی زندگی کو ہی اپنا سب کچھ سمجھ بیٹھا ہے اور موت سے ڈرنے اور بھاگنے لگا ہے، حالانکہ دُنیا تو مومن کا اصل مقام ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہی نہیں، ہاں البتہ کافروں کے لیے یہاں ہی سب کچھ ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ))

''دُنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔''

صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقائق، ح: 2956

نیز ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ اس کی تقدیر میں موت کا جو وقت لکھا جا چکا ہے وہ ایک پل بھی نہ تو مؤخر ہو سکتا ہے اور نہ ہی جلدی آ سکتا ہے۔ وہ اپنے وقت پر آ کر ہی رہنا ہے، خواہ کوئی اس سے جتنا مرضی بھاگ لے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ﴾ [الأعراف: 34]

''تمام لوگوں کا ایک وقت مقرر ہے، سو جب ان کا مقررہ وقت آ جاتا ہے تو وہ ایک گھڑی بھی لیٹ ہوتے ہیں اور نہ مقدم ہوتے ہیں۔''

نمازوں کی پابندی کیجیے:

انسان جب اللہ تعالیٰ سے دُور ہوتا ہے تو مصائب و مشکلات اور آزمائشوں کا شکار ہو جاتا ہے اور جب وہ اللہ سے تعلق جوڑے رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی ہر دَم اس کا خیال رکھتا ہے، اس کو آفات و بلیات سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کی دِینی و دُنیوی پریشانیوں سے حفاظت فرماتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ نصیحت فرمائی تھی:

((اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ))

''اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو؛ وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، اللہ تعالیٰ (کے احکام و فرامین) کا خیال رکھو، تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔''

[صحيح] سنن الترمذي، أبواب صفة القيامة والرقائق والورع، ح: 2516

گویا جب ہم اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں گے اور اس کے احکام و فرامین پر عمل پیرا ہونے کا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لحاظ واہتمام رکھیں گے تو وہ بھی ہمارا خیال رکھے گا، ہماری حفاظت فرمائے گا اور ہر دَم ہماری مدد کو حاضر رہے گا۔ جب ہم ہی اللہ کے فرامین کی پاس داری چھوڑ دیتے ہیں تو پھر اللہ بھی ہمیں ہماری بے وفائی کی سزا دیتا ہے اور مصائب ومشکلات میں مبتلا کر دیتا ہے۔

سیدنا ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: إِنِّى فَرَضْتُ عَلٰى أُمَّتِكَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَعَهِدْتُ عِنْدِى عَهْدًا أَنَّهُ مَنْ جَاءَ يُحَافِظُ عَلَيْهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ فَلَا عَهْدَ لَهُ عِنْدِى)).

''اللہ تعالیٰ نے (مجھ سے) فرمایا: بلاشبہ میں نے آپ کی اُمت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اپنے آپ پر یہ لازم کیا ہے کہ جو بھی شخص اس حال میں (میرے پاس) آیا کہ وہ ان نمازوں کی مقررہ اوقات پر ادائیگی کی پابندی کرتا رہا ہو؛ تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور جس نے ان کی پابندی نہیں کی ہوگی؛ اس کے لیے میرا کوئی عہد نہیں ہے۔''

[حسن] سنن أبى داود، كتاب الصلاة، باب فى المحافظة على وقت الصلوات، ح: 430

''اس کے لیے میرا کوئی عہد نہیں ہے'' کا مطلب ہے کہ اس کی مغفرت، نجات اور حفاظت کرنے کے متعلق میری طرف سے کوئی ضمانت نہیں۔ ضمانت صرف اسی شخص کی ہے جو نمازِ پنجگانہ کو پابندی سے ادا کرتا رہا ہوگا۔

اسی طرح سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْكَفَّارَاتُ: الْمُكْثُ فِى الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَالْمَشْىُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِى

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الْمَكَارِهِ، وَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ، وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ))

''گناہوں کا کفارہ بننے والے اعمال یہ ہیں: ① نماز کی ادائیگی کے بعد مسجد میں ٹھہرے رہنا ② باجماعت نماز پڑھنے کے لیے پیدل چل کر مسجد جانا ③ دِل نہ چاہنے کے باوجود کامل وضو کرنا۔ جو شخص ان اعمال کا اہتمام کرتا ہے وہ زندگی بھی خیر وعافیت میں گزارتا ہے اور اسے موت بھی خیر و بھلائی میں ہی آتی ہے، اور وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک صاف ہو جاتا ہے جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔''

[صحيح] سنن الترمذی، أبواب تفسير القرآن، باب ومن سورة ص، ح: 3233

یعنی نمازوں کی پابندی کرنے والے، مساجد میں جانے اور باجماعت نماز پڑھنے کا اہتمام کرنے والے کو اللہ تعالیٰ زندگی بھی صحت وعافیت اور ایمان وسلامتی والا عطا فرماتا ہے اور موت بھی نیک خاتمے اور نعمتوں کی موجب بننے والی دیتا ہے۔

اپنے اور دوسروں کے لیے دُعا کیجیے:

دُعا بندۂ مومن کا ہتھیار ہے۔ اسے جب بھی کوئی ضرورت، مشکل اور پریشانی آن پڑتی ہے یہ اس کے ذریعے اسے حل کر لیتا ہے۔ یہ فوری اپنے پروردگار کے سامنے گڑگڑاتا اور اس کے سامنے اپنی درخواست رکھتا ہے؛ اس کا رب اس کا یہ اپنائیت بھرا طریقہ دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہے اور اسے قبولیت سے نوازتا ہے۔

دعا میں حالانکہ انسان اللہ تعالیٰ سے اپنی ضروریات وحاجات کی چیزیں مانگتا ہے، اپنے مسائل حل کرواتا ہے اور اپنے مفادات کے لیے اس کے حضور میں ہاتھ پھیلاتا ہے، لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے بندے کا یہ عمل بڑی عزت والا ہے۔ اسی لیے وہ خود اس کا حکم فرماتا ہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾ [المومن: 60]

''تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا، بیشک جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں عنقریب وہ ذلیل ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے۔''

اس آیت کے دوسرے حصے سے یہ بات بھی احاطۂ علم میں آتی ہے کہ جولوگ اللہ تعالیٰ سے دعانہیں کرتے وہ گویا خودسری کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے سزا بھی بتلادی کہ ایسے لوگ نہ صرف ذِلت اٹھائیں گے بلکہ جہنم میں بھی جھونک دیے جائیں گے۔

لہٰذا ہر ہر مسئلے کے پیش آنے پر اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑائیے اور اسی سے دعا کیجیے، وہی خلاصی پانے کی راہیں نکالتا ہے اور وہی ہر پریشانی سے نجات دینے پر قادر ہے۔ بلکہ وہ تو اپنے بندے کو خالی ہاتھ لوٹانے سے شرماتا ہے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ، يَسْتَحْيِ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْراً))

''یقیناً تمہارا پروردگار بڑا حیاء اورعزت والا ہے، وہ اپنے بندے سے شرم محسوس کرتا ہے جب وہ اس کے سامنے اپنے ہاتھ اٹھائے تو وہ انہیں خالی لوٹادے۔''

[صحيح] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ح: 1488 ـ سنن الترمذي، أبواب الدعوات، ح: 3556

لہٰذا ہمیں اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں دعا مانگتے ہی رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے مانگنے کی اہمیت کا اس بات سے اندازہ کرنا چاہیے کہ ہم مخلوق میں سے جس کے پاس بھی کچھ مانگنے جائیں وہ دینے میں ہچکچائے گا، اور اگر وہ بلاتأمل دے بھی دیتا ہے تو دوسری تیسری باروہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لازماً اُکتا جائے گا، لیکن اندازہ کیجیے کہ باری تعالیٰ کا دَر کیسا ہے کہ جہاں نہ انکار ہے اور نہ اُکتاہٹ، بلکہ نہ مانگنے والوں کے لیے سزا کا اعلان ہے۔ جب دینے والا خود دینے کے لیے ہمہ وقت تیار ہے اور اس سے جتنا بھی مانگا جائے اسے اتنی ہی خوشی ہوتی ہے تو پھر اس سے نہ مانگنے میں ہمارے لیے کون سی چیز مانع ہے؟ پھر وہ اپنے پیارے بندوں کی دعاؤں کو رَد بھی نہیں کرتا، جیسا کہ فرمایا:

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ﴾

[البقرۃ: 186]

''اور اے نبی ﷺ میرے بندے جب تم سے میرے بارے میں پوچھیں تو (انہیں بتلا دیجیے) کہ بیشک میں قریب ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارے، انہیں بھی چاہیے کہ میری بات کو قبول کریں اور میرے ساتھ ایمان لائیں شاید کہ وہ راہ راست پر آ جائیں۔''

یعنی اللہ تعالیٰ سے اپنی بات منوانے کے لیے اس کی بات بھی ماننا پڑے گی۔ اور اس کی بات یہ ہے کہ اس کے اوامر کو بجالایا جائے اور اس کے منع کردہ امور سے باز رہا جائے۔ جب بندہ اس میں کوتاہی کا مرتکب نہیں ہوگا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی دعا کو قطعاً رَد نہیں کریں گے۔ جیسا کہ نبی مکرم ﷺ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ حرام کھانے والا شخص شخص اگر بہت طویل سفر کر کے آیا ہو، دُھول سے اَٹا پڑا ہو اور بال پراگندہ ہوئے پڑے ہوں، وہ اس قابلِ رحم حالت میں بھی اگر اللہ سے دعا کرے گا تو تب بھی قبول نہیں کی جائے گی۔

صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب و وتربیتھا، ح: 1015

کیونکہ اللہ نے اسے حلال کھانے کا اور حرام سے بچنے کا حکم فرمایا تھا، لیکن اس نے اللہ کی بات نہیں مانی تو پھر اللہ اس کی بات کیونکر مانے گا؟

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نیز ہمیں یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ صرف اپنے لیے یا اپنے اہل وعیال کے لیے ہی نہ دعائیں کرتے رہیں بلکہ دیگر مسلمانوں کے لیے اور بالخصوص مصیبت زدگان کے لیے بھی دعا گو رہنا چاہیے۔حضرت اُم الدرداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ ، كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ))

''آدمی کی اپنے مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لیے کی گئی دعا قبول کی جاتی ہے اور اس کے (یعنی دعا کرنے والے کے) سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے، جب بھی وہ آدمی اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو وہ مقرر کردہ فرشتہ کہتا ہے: آمین اور اسی کے مثل تجھے بھی ملے۔''

[صحيح مسلم: 2733]

مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے حق میں دعا کرنے کے متعدد فوائد ہیں۔ سب سے پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے، دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بھائی کے دل میں دُعا کرنے والے کی محبت ڈال دیتا ہے، تیسرا فائدہ یہ ہے کہ وہ دعا مقبول ہوتی ہے، چوتھا فائدہ یہ ہے کہ ایک مسلمان بھائی اللہ تعالیٰ سے اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی تکلیف و پریشانی دُور کرانے یا اس کی کوئی ضرورت پوری کرانے کا ذریعہ بن جاتا ہے اور پانچواں فائدہ یہ ہے کہ دعا کرنے والا فرشتے کی دعاؤں کا حق دار بن جاتا ہے۔

کثرت سے استغفار کیجیے:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَزِمَ الإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا ، وَمِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا ، وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''جو شخص استغفار کی پابندی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر غم سے نجات دیتا ہے، اس کے لیے ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔''

[ضعیف] سنن أبی داود، کتاب الصلاۃ، باب فی الاستغفار، ح: 1518 ـ سنن ابن ماجه، کتاب الأدب، باب الاستغفار، ح: 3819

یہ روایت اگرچہ سنداً ضعیف ہے لیکن معناً ٹھیک ہے، کیونکہ استغفار کے یہی فوائد قرآنِ مجید میں بھی بیان ہوئے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں حضرت نوح علیہ السلام کی اپنی قوم کو کی گئی نصیحت بیان فرمائی ہے کہ:

﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا* يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا* وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا*﴾ [النوح: 10 ـ 12]

''اپنے رب سے استغفار کرو، یقیناً وہ بہت بخشنے والا ہے۔ وہ (اس کے صلے میں) تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا، تمہیں مال واولاد میں ترقی دے گا، تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کردے گا۔''

ان آیاتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے استغفار کے تین عظیم دُنیوی فوائد بیان فرمائے ہیں:

① ......اللہ تعالیٰ ہر غم اور پریشانی سے نجات دے دیتا ہے۔

② ......ہر مشکل سے خلاصی عطا فرماتا ہے۔

③ ......استغفار کرنے والے کو ایسے مواقع سے رِزق عنایت کرتا ہے کہ جہاں سے اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔

یہ تینوں ایسے فوائد ہیں کہ جن کے ذریعے سے انسان ہر طرح کی آزمائش، مصیبت اور تکلیف سے نجات پا سکتا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گناہوں سے اجتناب کیجیے:

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو آزمائش، پریشانی اور مصیبت سے چھٹکارا پانے کا ایک عمل بتلایا ہے، اور وہ ''تقویٰ'' ہے۔ تقویٰ کا معنی ہے بچنا اور پرہیز کرنا، یعنی گناہوں اور اللہ ورسول کی نافرمانی کے کاموں سے بچنا اور اجتناب کرنا۔

تقویٰ کا انسان کی دینی ودنیوی زندگی میں اہم کردار ہے، وہ اس طرح کہ دینی زندگی میں وہ معصیات ومحرمات سے بچتے ہوئے اخروی زندگی کو کامیابی اور راحت کا گھر بنانے کی کوشش کرتا ہے اور دنیوی زندگی میں خود کو تکالیف، مصائب، نقصانات اور آفات سے بچا کر اس زندگی میں سکون واطمینان حاصل کرتا ہے۔ غرضیکہ دونوں زندگیوں میں تقوٰی اپنے لغوی اعتبار سے پورا پورا موجود ہوتا ہے، البتہ خالقِ کائنات کی طرف سے جو ہم سے مطلوب ومقصود ہے وہ اوّل الذکر ہے، جسے اپنا کر نہ صرف معصیات ومحرمات سے بچتے ہوئے حصولِ جنت کا موقع ملتا ہے بلکہ تمام تر ہموم وغموم سے نجات اور رزق کی فراوانی بھی نصیب ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا* وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لاَ يَحْتَسِبُ﴾ [الطلاق: 2، 3]

''اور جس نے اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کر لیا اس کے لیے وہ (یعنی اللہ تعالیٰ پریشانیوں اور تکالیف سے) نکلنے کی راہ ہموار فرما دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔''

اس آیتِ کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے وہی تین فوائد بیان فرمائے ہیں جو نبی ﷺ کے فرمان میں استغفار کے بیان ہوئے ہیں۔ یعنی اللہ پریشانیوں سے نجات عطا فرما دیتا ہے، مصائب وآلام سے خلاصی دے دیتا ہے اور ایسے ایسے مواقع سے اپنے بندے کو رزق فراہم کرتا ہے کہ جہاں سے اس کو رزق ملنے کا گمان بھی نہیں ہوتا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لوگوں کی مدد کیجیے:

اگر آپ کسی کو ماسک لے کر دے سکتے ہیں تو وہ لے کر دیجیے، اگر آپ Senitizers فراہم کر سکتے ہیں تو وہ کیجیے، اگر آپ ٹشو وغیرہ تقسیم کر سکتے ہیں تو وہ کیجیے، اگر آپ اس سلسلے میں لوگوں کو معلومات اور Awareness دے سکتے ہیں تو وہی دیجیے، اگر آپ کسی کو صرف حوصلہ دے سکتے ہیں تو وہ بھی دیجیے......غرضیکہ اس صورتِ حال میں آپ کسی بھی مسلمان کی جو مدد کر سکتے ہیں؛ ضرور کیجیے۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَّنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ))

''تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے فائدہ پہنچانا چاہیے۔''

صحيح مسلم، كتاب الآداب، باب استحباب الرقية ح: 2199

اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی نظر میں کون سے لوگ اور کون سے اعمال محبوب اور پسندیدہ ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ، وَأَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى سُرُورٌ تُدْخِلُهٗ عَلٰى مُسْلِمٍ أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً))

''اللہ تعالیٰ کی نظر میں لوگوں میں سے محبوب ترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو ان سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں محبوب ترین اعمال (یہ ہیں:) وہ خوشی جو تم کسی مسلمان کو دو، یا اس کی کوئی پریشانی اور تکلیف دُور کر دو۔''

[حسن] صحيح الجامع الصغير: 176

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نیز لوگوں کی مدد کرنے والا اللہ تعالیٰ کی مدد کا حق دار بن جاتا ہے، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ ، مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ)).

''جس نے کسی مومن سے دُنیا کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دُور کی تو اللہ تعالیٰ اس سے روزِ قیامت کی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دُور کر دے گا، جس نے کسی تنگ دَست کے لیے آسانی پیدا کی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دُنیا و آخرت میں آسانیاں پیدا فرما دے گا، جس نے کسی مسلمان (کے عیوب) کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دُنیا وآخرت میں اس (کے عیبوں) پر پردہ ڈالے گا اور اللہ تعالیٰ تب تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔''

صحيح مسلم ، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار ، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر ، ح: 2699

صبر کا مظاہرہ کیجیے:

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ ، وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ))

''مومن کا معاملہ بھی بڑا پیارا ہے، اس کے ہر معاملے میں ہی خیر ہوتی ہے اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یہ اعزاز صرف مومن ہی کو حاصل ہے۔ (وہ یہ ہے کہ) اگر اس کو کوئی خوشی ملتی ہے تو یہ شکر ادا کرتا ہے، جو کہ اس کے لیے خیر وبھلائی (مزید انعام) کا باعث ہے اور اگر اسے تکلیف ومصیبت پہنچتی ہے تو پھر صبر کرتا ہے، یہ بھی اس کے لیے خیر وبھلائی (یعنی اجر وثواب) کا باعث ہے۔''

صحیح مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب المؤمن أمره كله خير، ح: 2999

مومن پر اگر اللہ کی طرف سے اچھے حالات آجائیں، یا اسے کوئی خوشی کی خبر ملے، یا وہ کسی کامیابی سے ہمکنار ہو اور وہ اللہ کا شکر ادا کرے تو اس پر اسے اجر وثواب سے نوازا جاتا ہے اور اگر وہ اس پر بُرے حالات آجائیں، یا کسی غم سے دوچار ہو جائے، یا کسی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے اور وہ اسے قضائے الٰہی مان کر صبر کا مظاہرہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر بھی اسے اجر وثواب سے نوازتا ہے۔ گویا ہر حال میں ہی بندۂ مومن کے لیے خیر وبھلائی ہے اور یہ شرف واعزاز صرف مسلمان کو ہی حاصل ہے۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((إِنَّ الْـعَبْـدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ، ابْتَلَاهُ الـلّٰـهُ فِـي جَسَـدِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ، ثُمَّ صَبَّرَهُ عَـلَـى ذَالِكَ، حَتّٰـى يُبَـلِّغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى)).

''جب کسی شخص کا مقام اس سے سبقت لے جاتا ہے اور وہ اپنے عمل کے ساتھ اس تک نہیں پہنچ سکتا تو پھر اللہ تعالیٰ اسے جسم، مال یا اولاد کے بارے میں آزماتے ہیں اور پھر ان (تکالیف) پر اسے صبر کی توفیق بھی دیتے ہیں، یہاں تک کہ اسے اس مقام تک پہنچا دیا جاتا ہے جو اس سے چھوٹ گیا تھا۔

[صحیح] سنن أبي داود، كتاب الجنائز، باب الأمراض المكفرة للذنوب، ح: 3090

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لہٰذا کسی بھی قسم کی آزمائش، بیماری، تکلیف، مصیبت اور پریشانی آنے پر گھبرائیں نہیں بلکہ صبر کے ساتھ یہ یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے آپ کی خطاؤں کی تلافی کر رہا ہے، تاکہ آپ کے گناہوں کا کفارہ دنیا میں ہی ہو جائے اور آپ اس بلند مقام تک پہنچ جائیں جو اللہ نے آپ کے لیے منتخب فرمایا ہے۔

بیماری میں بھی شکر ادا کیجیے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ بَعَثَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلَيْهِ مَلَكَيْنِ، قَالَ: اُنْظُرَا مَاذَا يَقُولُ لِعُوَّادِهِ؟ فَإِنْ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، رَفَعَا ذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ، وَهُوَ أَعْلَمُ، فَيَقُولُ: لِعَبْدِي عَلَيَّ، إِنْ تَوَفَّيْتُهُ أُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ، وَإِنْ شَفَيْتُهُ أَنْ أُبْدِلَهُ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهِ وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهِ وَأَنْ أُكَفِّرَ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ)).

''جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس دو فرشتے بھیجتا ہے (اور ان سے) فرماتا ہے: دیکھ کر آؤ کہ میرا بندہ اپنی عیادت کے لیے آنے والوں سے کیا کہتا ہے؟ پھر اگر وہ بندہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اس کی ستائش بیان کرتا ہے تو وہ دونوں فرشتے اللہ کو یہ خبر پہنچا دیتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ تو خود بہت اچھی طرح جانتا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے: یقیناً میرے بندے کے لیے یہ اجر میرے ذِمے ہے کہ اگر میں نے اسے فوت کر دیا تو اسے جنت میں داخل کروں گا اور اگر میں نے اسے شفا دے دی تو اسے بدلے میں ایسا گوشت عطا کروں گا جو اس کے گوشت سے بہتر ہوگا اور ایسا خون دوں گا جو اس کے خون سے بہتر ہوگا (یعنی پہلے سے بھی زیادہ صحت مند کر دُوں گا) اور اس کے گناہوں کو اس سے ختم (یعنی معاف) کر دوں گا۔''

[صحيح] المستدرك للحاكم: 1290 ـ صحيح الجامع الصغير: 4301

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ پر کامل توکل کیجیے:

حفاظتی تدابیر اور اسبابِ علاج کو برائے کار لانے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کیجیے، کہ وہی صحت دینے والا ہے، اسی کے حکم سے بیماری لگتی ہے اور وہی ہر آفت و مرض سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ اس کے علاوہ کسی بیماری اور کسی شے میں یہ صلاحیت نہیں ہے کہ وہ ازخود کسی کو لاحق ہو جائے اور کسی کا نقصان کر دے۔ جب مسلمان کا توکل اس طرح کا ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس خود ہی اس کو ہر بلا سے محفوظ فرما لے گا۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ [الطلاق: 3]

''جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے اس کو وہ کافی ہو جاتا ہے۔''

کافی ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کو کوئی تکلیف، مصیبت اور پریشانی نہیں آنے دیتا بلکہ اس پر اپنی خاص رحمت فرما دیتا ہے۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ توکل ہے، اس کے ذریعے مشکلات کو دُور کیا جا سکتا ہے۔

مدارج السالكين: 2/ 125

شرم وحیا کو اپنا وصف بنائیں:

معاشرے میں جب اجتماعی طور پر بے حیائی اور بے ہودگی عام ہو جاتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بیماریوں کی صورت میں ایسے ایسے عذاب اُتارتا ہے کہ جن کا نام بھی نہیں سنا ہوتا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم انفرادی و اجتماعی؛ ہر سطح پر شرم وحیا کو لازم پکڑیں اور بے حیائی کے چھوٹے سے چھوٹے کام سے بھی کامل طور پر گریز کریں۔ اپنی نگاہیں جھکا لیں، اپنی نظر، زبان اور دِل میں حیا پیدا کر لیں۔ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو بھی بے حیائی کے کاموں میں استعمال نہ کریں۔ سوشل میڈیا پر بے حیائی دیکھنا اور لکھنا ترک کر دیں، یقیناً اللہ تعالیٰ ہم سے یہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عذاب ٹال دے گا۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا))

''جب بھی کسی قوم میں بے حیائی علانیہ ہونے لگتی ہے تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے گزرے ہوئے بزرگوں میں نہیں ہوتی تھیں۔''

[حسن] سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب العقوبات، ح: 4019

خوف و ہراس نہ پھیلائیں:

مین سٹریم میڈیا اور سوشل میڈیا پر جس طرح ہراسگی کا ماحول بن چکا ہے یقیناً یہ قابلِ مذمت ہے۔ صورتِ حال اس طرح کی بنا دی گئی ہے کہ جن کو بیماری نہیں بھی لگی وہ بھی خوف سے مرے جا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ہر شخص کو ذِمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور کسی بھی ایسی خبر، رپورٹ اور پوسٹ سے اجتناب کرنا چاہیے جس سے لوگوں کی پریشانی بڑھ سکتی ہو۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا))

''کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ دوسرے مسلمان کو خوفزدہ کرے۔''

[صحيح] سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب من يأخذ الشيء على المزاح، ح: 5004

ماحول کو سازگار بنائیں:

لوگوں کا خوف ختم کیجیے، خوشیاں بانٹیں اور پریشانیاں ختم کریں۔ جو لوگ اس وبا کی وجہ سے خوف میں مبتلا ہیں ان کا ڈر ختم کیجیے، انہیں اُمید دِلایئے اور نارمل زندگی میں لایئے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((یَسِّرُوا وَلاَ تُعَسِّرُوا، وَبَشِّرُوا وَلاَ تُنَفِّرُوا))

''آسانیاں فراہم کرو، مشکلات پیدا نہ کرو، لوگوں میں خوشیاں بانٹو، نفرتیں مت پھیلاؤ۔''

صحیح البخاری، کتاب العلم، باب ما کان النبی ﷺ یتخولھم بالموعظة والعلم کی لا ینفروا، ح: 69

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ فیض اللہ ناصر	03034125519	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03214697056	03014843312	03015989211
	03424449009	

خطباء حضرات سے التماس

آپ تمام احباب کو بہ خوبی علم ہے کہ ہم نے آپ سے کبھی کسی قسم کی کوئی اپیل وغیرہ نہیں کی۔ اس لیے کہ ہم دِین کی خدمت اپنے لیے سعادت سمجھتے ہیں اور اس کے لیے کسی قسم کا مفاد دِل و دماغ میں رکھنا گناہ سمجھتے ہیں۔ آج پہلی بار ایک بات آپ کے گوش گزار کرنا چاہ رہے ہیں۔

الحکمہ انٹرنیشنل کے تحت پانچ بڑے شعبے کام کر رہے ہیں:

① شعبہ ایجوکیشن ② تحقیق وتالیف ③ میڈیا اینڈ ورکشاپس

④ دعوت وتبلیغ ⑤ خدمت خلق

ان شعبہ جات کا سالانہ خرچ 7032400 روپے ہے۔ اس وقت ادارے کو اپنی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عمارت کی اشد ضرورت ہے۔اس سلسلے میں ایک کنال کا پلاٹ 60_F1 نزد LDA پلازہ، جوہر ٹاؤن میں خرید لیا ہے،جس کی کل قیمت 23000000 (دو کروڑ تیس لاکھ روپے) ہے۔جس میں سے 50 لاکھ روپے ادا ہو چکے ہیں اور 18000000 (ایک کروڑ اَسّی لاکھ روپے) ادا کرنا باقی ہیں،جس کی ادائیگی تین ماہ میں کرنا ضروری ہے۔

اس کے لیے ہمیں آپ کا خصوصی تعاون درکار ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس گھر کے کل 750 مصلّے اور 4500 فٹ بن رہے ہیں۔ایک مصلّی وقف کرنے کا ہدیہ 24000 روپے ہے اور ایک فٹ جگہ کا ہدیہ 4000 روپے ہے۔

آپ اپنی استطاعت کے مطابق خود جتنا بھی تعاون کر سکیں یا اپنے خطبات میں لوگوں کو ترغیب دے کر ان سے حصہ ڈلوا دیں تو یقیناً یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہوگا!!

دعا گو: حافظ شفیق الرحمٰن زاہد

نوٹ: آپ بنک یا موبی کیش کے ذریعے جو بھی تعاون بھیجیں،
اس کے میسج کی ایک تصویر اس نمبر پر ضرور واٹس ایپ کیجیے۔03015989211

....

موبی کیش کے لیے یہ نمبر ہے: 03014843312

اور بنک اکاؤنٹ یہ ہے:

Account no:
0592929131002741
Branch code: 0727
A/c Account title: Hafiz shafique ur rehman
MCB Bank (illaqa Nwab sahib branch Raiwind Road, Lahore

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com